ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۔ آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — نمبر (۲۳)

۲۴ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۶ ۔ جون ۱۹۰۷ء

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

تشریح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔۔ عـــہ
معاونین درجہ اول جنکو چار پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ صہ
معاونین درجہ دوم جنکو چار پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ للعہ
عام قیمت پیشگی ۔۔۔ ســہ
عام قیمت مابعد ۔۔۔ للعہ
قیمت فی پرچہ ۔۔۔ ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید نہ اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ بھیجی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار میں رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ منیجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

کمیاب ڈائری

منقول از تشحیذ الاذہان

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو طاعون کے ایام مین سخت تپ چڑھا جو یہان تک شدید تھا کہ انہون نے سمجھا کہ مجھ کو طاعون ہوگیا ہے۔ اور اس خیال کا ان پر اس قدر اثر پڑا کہ مفتی محمد صادق صاحب کو بلا کر وصیت بھی لکھوانی شروع کردی۔ اتفاقاً یہ خبر مجھ کو ملی اور مین ان کی عیادت کے لئے گیا تو ان کے اس خیال کو دور کرنے کے لئے مین نے کہدیا کہ آپ کو قطعاً طاعون نہین اگر آپ کو طاعون ہے تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے کیونکہ خدا تعالی نے مسیح صاحب کو بتایا ہے کہ مین ہر ایک شخص کو جو اس چار دیواری مین ہے اس مرض سے بچاؤن گا اور یہ کہکر مین نے ان کی نبض جو دیکھی تو تپ کا کہین نام و نشان بھی نہین تھا۔

جہاد کی ممانعت کی نسبت جو نظم درثمین مین شائع ہوچکی ہے اس مین ایک شعر ہے۔ ؎

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے

مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اس کی نسبت فرمایا کہ دیکھو آجکل ہر طرح کا فسق و فجور پھیلا ہوا ہے اور مسلمانون کی پہلی سی حالت نہین رہی ان کے ہاتھون سے سلطنت بھی اسی لئے چھینی گئی ہے کہ انہون نے خدا کو چھوڑ دیا خدا تعالی تو کسی کا رشتہ دار نہین کہ وہ باوجود اس کے بگڑ جانے کے پھر بھی اس کی پاسداری کرتا چلا جاوے چونکہ یہودیون سے مسلمانون کو نسبت ہے اس لئے ان کی طرح ان پر بھی وقتاً فوقتاً عذاب آنا ضروری تھا چنانچہ ایک دفعہ تو تب ان پر عذاب آیا جبکہ ہلاکو خان نے حملہ کرکے بغداد کو تباہ کیا اور مسلمانون کو اس قدر ہلاک کیا کہ صرف بغداد مین کہتے ہین کہ چھ لاکھ انسان قتل ہوا، اس وقت کے مسلمانون کی حالت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ایک بزرگ کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے اور کہا کہ خدا سے دعا کیجئے گا کہ وہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے اور یہ طوفان ختم ہوجائے۔ انہون نے فرمایا کہ کمبختو تمہاری وجہ سے ہم بھی اس عذاب مین پھنس گئے مین دیکھتا ہون کہ فرشتے کھڑے کہتے ہین کہ یا ایہا الکفار اقتل الفجار۔ یعنے اے کافرو! ان فاجرون کو قتل کرو پس وہی حالت اسوقت دوبارہ ہوگئی ہے اور انگریزون کی حکومت بھی جو کہ مذہب کے رو سے کافر ہین ہندوستان مین اسی لئے ہوئی ہے۔ کہ مسلمان خود فاسق فاجر ہوگئے ہین اور خدا کے رحم کو حاصل کرنے کے لائق نہین ہین اور میرے اس شعر کا یہی مطلب ہے۔ کہ خود تمہاری حالت ایسی نہین رہی کہ خدا تمہاری مدد کرے۔ تو جہاد کیسا۔

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

لیجئے ایک پادری صاحب سترہ سالہ بچہ کا لیکر

شہر نیو یارک مین ایک شخص ولیمز نامی رہتا تھا۔ ۱۹۰۲ء مین فوت ہوا اس کی دو لڑکیاں تھین یہ شخص بہت مالدار تھا چنانچہ ہر ایک لڑکی کے حصے مین پچیس ۲۵ ہزار پونڈ جسکے پونے چار لاکھ روپیہ آیا ہوا تھا۔ مسٹر ولیمز جب مرنے لگا تو اپنے علاقہ کے مشہور و معروف اور معزز بزرگ ریورنڈ جیری نوڈ گاس (جو ہمسٹڈ فیشنیبل سینٹ جارج چرچ کے ریکٹر تھے) کو بلا کر عرض کیا کہ آپ میری ان لڑکیون کی دینی اور روحانی تربیت کی نگرانی فرماتے رہین۔ پادری صاحب نے اس خدمت کو بسر و چشم قبول فرمایا۔ اور بہر دوران کی تربیت اور نگرانی کے لئے آنا شروع کیا۔ ان لڑکیون مین ایک کا نام مس فلورنیہ ولیمز تھا۔ جوانی کا عالم شباب کی بہار دیکھ کر بزرگ پادری صاحب گرفتار دام ہوگئے۔ اتالیقی سے بڑھ کر عاشقی کی طرف ترقی شروع ہوگئی اور آتش عشق نے اعتدال کے حدود سے تجاوز کردیا یہان تک محبوبہ کی بوڑھی دادی تاڑ گئی اور بے ساختہ پادری صاحب کی خدمت مین عرض کرنے لگی کہ آپ اپنی اتالیقی خدمتون سے ہمین معاف فرمائین اور آئندہ یہان تشریف لانا بند کرین لیکن پادری صاحب محبوبہ سے عہد و پیمان حاصل کرچکے تھے اور محبت کا وثوق پاچکے تھے فوراً بول اٹھے کہ یہان آنے سے روکوگی تو ہم باہر کسی جگہ ملاقات کرلیا کرین گے۔

اب ۳ مئی کے سول ملٹری گزٹ مین لکھا ہے کہ ۲۹ اپریل کو پادری صاحب مذکور اس پری پیکر محبوبہ کو ساتھ لیکر کہین الوپ ہوگئے ہین۔ پادری صاحب کی بیوی بھی موجود تھی لیکن اس کو بے کسی مین چھوڑ گئے ہین ان کے اغوا کا حال یون لکھا ہے کہ ۹ار تاریخ ماہ اپریل کو پادری صاحب ایک فیشنیبل شادی کی رسوم ادا کرنے کے لئے نیویارک تشریف لے گئے بیوی اُن سے اجازت لیکر اپنے بعض رشتہ دارون کو ملنے کے لئے ہارٹ فورڈ کی طرف گئی۔ پادری صاحب منگل کے دن وہان سے واپس ہمسٹڈ پہنچے اور اپنا مال و اسباب لیکر فوراً کہین گم ہوگئے۔ اسی روز سے مس فلورنیہ ولیمز بھی روپوش ہے۔ خفیہ پولیس سراغ رسانی مین کوشش کر رہی ہے

لڑکی کا ایک خط دادی کے نام اس مضمون کا پہونچا ہے کہ مجھے آپ سے اور اپنی بہن اڈنا سے بڑی محبت ہے لیکن پادری صاحب کی محبت میرے دل مین اس سے بھی زیادہ ہے۔ ہمسٹڈ سے میرا دل برداشتہ ہوگیا ہے اور مین اس ملک سے باہر نکلی جارہی ہون اور امید کرتی ہون کہ جب یہ چٹھی آپکے ہاتھ آئے گی اس وقت تک مین اس ملک کے حدود سے باہر ہوجاؤن گی پس چٹھی پر شہر جرسی کے ڈاکخانہ کی مہر ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پادری صاحب کو پچھلے دنون ٹرمیوے کی گاڑی پر ایک ضرب آگئی تھی اور اس کے معاوضہ مین اس کو ایک ہزار پونڈ بطور ہرجانہ ملا تھا۔ وہ روپیہ اس کے پاس ہے۔ پادری صاحب کی بیوی عمر مین اس سے بڑی ہے۔ لڑکی کے ورثا اور گرجا کے متمول متعلقین پادری صاحب پر فوجداری استغاثہ کرنے کا انتظام کر رہے ہین اور گرجا کے عہدہ سے اس کو علیحدہ کردیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مفصلہ ذیل سطور ارسال ہین اگر مناسب سمجھین تو اپنے اخبار مین جگہ دیکر مشکور کرین۔ یہ اس جرمن کتاب کا ترجمہ ہے جس کا حوالہ پہلے اشو مین [illegible] چکا ہے اس کتاب کا نام ہے The Oriental Religions یعنے مذاہب متعلقہ شرقیہ۔ یہ کتاب ۱۹۰۶ء مین شائع ہوئی تھی۔ اصل مین یہ ایک بڑی کتاب کا خلاصہ ہے۔ جس کا نام Civilization of our times (تمدن زمانہ حال) جس کے مصنف Paul Hunneberg ہین یہ ایک بڑے جرمن عالم ہین اور یورپ مین بوجہ اپنی لیاقت کے بہت مشہور ہین۔ جس آرٹیکل کا مین ترجمہ ارسال کرتا ہون اس کے لکھنے والے Ignaz Goldziher ایک بڑے عالم ہین اور علوم شرقیہ خاص کرکے عربی کے بہت بڑے ماہر ہین۔ قریباً ہر ایک قسم کی کتاب وہ بہم پہونچا کر پڑھتے ہین۔ پیشتر اس کے کہ مین اصل ترجمہ لکھون مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ ڈاکٹر ہاروڈز صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کرون کہ جنہون نے اپنا بہت سا قیمتی وقت صرف کرکے اور مجھ پر کمال مہربانی فرما کر مجھے اس جرمن حصہ کا انگریزی مین ترجمہ کردیا۔ جس کا مین اردو ترجمہ ارسال کرتا ہون۔ امید ہے آپ ضرور درج اخبار فرماوین گے۔ محمد الدین از علی گڈہ

ابھی تک مسلمانون کے نئے فرقہ احمدیہ کی کامیابی کی نسبت کچہ نہین کہا جاسکتا۔ اس کے پیغمبر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہین جن کی عمر قریباً اب پچاس برس کے قریب ہوگی وہ اپنے اس دعوے کے ساتہ ایک نئی تحقیقات کو شامل کرتے ہین جس کی رو وہ یہ ثابت کرتے ہین۔ کہ سری نگر محلہ خان یار۔ مین جو ایک ولی کی قبر ہے۔ وہ دراصل حضرت مسیح علیہ السلام کی ہے۔ جو ظالمون کے ہاتہون سے بچکر مشرق کو بہاگ گئے تہے اور وہین انہون نے وفات پائی تہی۔ احمد کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ اس ساتوین ہزار کے لئے مسیح ہے اور یسوع مسیح کی خو بو مین آیا ہے۔ اور ساتہہ ہی اس کے اس کا یہ بہی دعوےٰ ہے۔ کہ وہ مسلمانون کا وہی مہدی موعود ہے۔ جس کی وہ برسون سے انتظار کر رہے ہین۔ ان کے مشن کے متعلق ایک تعلیمی ہنگامہ ہے اس نئے مہدی اور مسیح کے مریدون کی تعداد ستر ہزار تک پہونچ گئی ہے اس کا مشن (   ) ہے

(اس لفظ کا ٹہیک مترادف مجھے نہین آتا۔ آپ جو مناسب سمجہین رکہ لین۔ اس کے معنے ہین کہ متضاد اور بظاہر بالکل مخالف باتون کے ملانے والا۔) جسکی بنیاد اور بائیبل قرآن اور حدیث ہے۔

انہون نے کئی ایک عربی تصنیفات مین اپنی نسبت پیشگوئی پہر کئی ایک مذہبی بنوتون پر بحث کی ہے۔ جس کی تصدیق وہ اپنے نشانات اور معجزات سے کرتے ہین۔ غیر مشرقی دنیا پر مرزا غلام احمد صاحب اپنا اثر ڈالنے کے لئے بہت کوشش کر رہے ہین جس کے لئے انہون نے ایک ماہوار انگریزی میگزین جاری کیا ہے۔ منہ

محمد دین ۔ علی گڑھ

تعلیم مستورات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر

بعد از السلام علیکم کے گذارش یہ ہے۔ کہ جناب مہربانی فرماکر میری ان ذیل کی چند سطور کو اپنی اخبار گوہر بار مین جگہ دیکر فدویہ کو ممنون فرما دین۔

کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہو سکتی ہین۔

اے میری مکرم خواندہ بہنون! مین آپ کی خدمت مین التماس کرتی ہون اور اپنے پہلے مضمون کی تائید مین یہ مسئلہ پیش کرتی ہون کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہو سکتی ہے اور خود تعلیم سے میری مراد دینی تعلیم ہے۔ یہان تک میرا خیال ہے۔ صرف دینداری نہین کیونکہ یہ تو ایک بڑی متبرک چیز بلکہ سچ پوچھئے تو وہ ایک خوشگوار دنیاداری بہی نہین ہو سکتی کیونکہ انتظام خانہ داری اور تربیت اولاد بغیر تعلیم کے نہین ہو سکتی۔ مثل مشہور ہے کہ اندھا دوسرے کو راہ نہین دکہا سکتا اسی طرح جو شخص اپنی صلاحیت نہین کر سکتا وہ دوسرے کو نیک اور تربیت دینے کے لائق نہین ہو سکتا چنانچہ دیکہا گیا ہے جن گہرون مین تعلیم نہین۔ ان گہرون مین دین ہی نہین ہے۔ جو مستورات تعلیم یافتہ ہوتی ہین ان کی اولاد ضرور ہی نیک اور دین دار ہوتی ہے کیونکہ بچے ماں کے پاس عمر کا وہ حصہ گذارتے ہین جس عمر مین وہ جو بات سیکہے ان کے دل پر نقش ہو جاتی ہے اگر ماں تعلیمیافتہ اور دیندار ہو تو بچے پر ضرور نیک اثر پڑے گا۔ اگر ماں تعلیمیافتہ نہ ہو تو بچے پر ضرور اس کے بُرے خیالات کا اثر برا ہی پڑے گا۔ مستورات کو تعلیم دینے مین سلسلہ ذکور سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مردون کو اللہ نے ہی بڑا رتبہ دیا ہے جب چاہے تعلیم حاصل کرسکتے ہین خواہ چہوٹی عمر مین یا بڑی عمر مین۔ نہ ہی تو ان کو انتظام خانہ داری کا فکر ہوتا ہے اور نہ ہی بچون کی پرورش کرنی پڑتی ہے۔ مگر مستورات جو خورد سالی مین ہی انتظام خانہ داری مین مشغول ہو جاتی ہین اور بچون کی پرورش کی مصیبت مین گرفتار ہو جاتی ہین۔ وہ بڑی ہو کر کس طرح تعلیم پا سکتی ہین۔ مگر جب تک تعلیم نہ ہو دین دار نہین ہو سکتی اس واسطے مین التماس کرتی ہون کہ مستورات کو تعلیم دینے مین بڑی سرگرمی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ وہی تعلیم پا سکتی ہین جو پانچ اور بارہ کے درمیان دی جائے اور مین امید کرتی ہون خواہ کیسی ہی غبی لڑکی ہو اس پانچ اور بارہ سال کے عرصہ مین وہ پیارے اسلام سے کچہہ نہ کچہہ واقفیت پا سکتی ہے آہ! مین افسوس سے کہتی ہون۔ کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی بیچاری مستورات کو ہی زیادہ دوزخ مین دیکہا مگر اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ مستورات مین مردون کی نسبت زیادہ کفر اور شرک مین مبتلا ہین۔ اگر مرد تعلیمیافتہ نہ بہی ہو۔ تو مسجدون یا محفلوں یا جلسون مین یا اور کسی طرح ملکون مین پہر پہرا کر اس کمی کو پورا کر سکتا ہے۔ اور دیندار ہونے کی امید رکہہ سکتا ہے۔ مگر ہم مستورات جو کہ بسبب پردہ کے باہر نہین نکل سکتین اور نہ گہرون مین تعلیم کا چرچا ہے کیونکہ پُرانے زمانہ کی بڑی بیبیان عموماً سب ناخواندہ ہین اس واسطے مین نہایت ادب سے گذارش کرتی ہون کہ فرقہ اناس کی خواندہ ممبرون کو اپنی قلم کے زور سے سلسلہ ذکور پر واسطے تعلیم دلانے کے اثر ڈالنا چاہیئے۔ جس سے کہ عام چہوٹے چہوٹے گل سکول محلون اور دیہاتون مین کہل جاوین اور فرقہ مین عام تعلیم ہو جائے۔ راقمہ خ۔ ت۔ بنت ملک مولا بخش صاحب ٹیس گورالی ضلع گجرات

۲۰ مئی ۱۹۰۸ء ظاہر فرمایا۔ کہان ہندؤن نے جو دکہہ ہمین دئے مین وہ بیان سے باہر ہین۔ دیانند نے کیا کچہ نہین لکہا۔ کنہیا لال اس سے کم نہین۔ پہر لیکہرام نے جو خبث پہیلایا ہے اس کا نتیجہ کسی سے مخفی نہین۔ پس جب ان لوگون کا یہ خیال ہے کہ ایک حیوان کے بدلے مین انسان کا قتل بہی جائز قرار دین اور اپنی حکومت کے زمانہ مین اونچی اذان تک بہی نہ کہنے دین تو پہر ہم کیون نہ کہین کہ انگریزی حکومت ہمارے لئے خدا کی ایک خاص رحمت ہے (بر قومے کہ نیکی پسند د خدا ۔ دہد خسرو عادل و نیک رائے)۔

ان ہندون سے ہمارا کبہی اتحاد نہین ہو سکتا۔ کہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ انگریز بہی سمجہ سکتے ہین۔ کہ جب مسلمان بادشاہون سے وزارت تک کے عہدے پاکر بہی جن کی شکایت کرنا ہی اپنا مذہبی جزو سمجہتے ہین تو پہر اُن سے کیا وفاشعاری کرین گے۔

ہمین تو اُن کے بڑہے ہوئے تعصب پر افسوس آتا ہے کہ ہم تو ان کے دیوتون کرشن رامچندر کی عام مجلسون مین بہی تصدیق کرین اور ان کو خدا کے پاک بندے قرار دین اور یہ ایسے شوخ چشم کہ بلاوجہ حماقت سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل اصفیاء کے سردار کو برا کہین ایسی باتون سے مین نے کہا کہ جنگل کے بہیڑیون سانپون بچہوؤن سے صلح آسان۔ مگر ان سے ناممکن۔ (اکمل)

ایک اور دشمن ہلاک ہوا

سوہل ضلع گورداسپور مین ایک شخص اللہ دتا نام خیاط رہتا تہا وہ اور اس کا بہائی محمد علی معمولی آدمی ہین اور بہت ہی خفیف سی استعداد پڑہنے لکہنے کی رکہتے ہین مگر اندہون مین کانا راجہ جاہلون نے ان دونون کو مولوی کا خطاب دے رکہا تہا۔ اس لحاظ سے یہ خطاب جسقدر عزت کے قابل ہے ہر شخص سمجہ سکتا ہے بہرحال وہ مولوی مشہور تہا سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اسکو سخت عداوت اور دشمنی تہی اور مخالفت کے لئے بہت دریدہ دہن اور بدزبان تہا۔ ضلع گورداسپور اور ہوشیارپور کے قریبی علاقہ جات مین جاکر بہت زور شور سے مخالفت کیا کرتا تہا اور کرم الدین کے مقدمات مین بہت بڑا حصہ اس نے اور اس کے رفیق عبد السبحان نے لیا تہا چندہ جمع کرنا اور مقدمات مین ہر قسم کی مدد دینا ان کا کام تہا گویا وہ مقدمہ کرم الدین پر نہ تہا بلکہ ان پر تہا۔ غرض تقریر اور تحریر کے ذریعہ ہمیشہ مخالفت کرنا اور احمدیون کو دکہ دینا اس نے اپنا فرض منصبی سمجہ رکہا تہا مقدمات مین کرم الدین تو مجرم قرار پاکر جرمانہ کا سارٹیفکیٹ لیکر گیا عبد السبحان سانیان سے جہان وہ سادات کے بچے پڑہا کر گذارا کرتا تہا رخصت ہوا اور سانیان سے کیا اس دنیا ہی سے رخصت ہوا۔ العقد صاحب؟ ... کرا ہی یار عبد السبحان کہا جاتا ہوا کام اس جہان سے رخصت ہوا۔ ان لوگون نے حضرت کے برخلاف پنجابی نظمین بہی لکہی تہین جو سب کا سب کہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۴ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۶ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ⁂ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اعلان

بار دوم

(من اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذباً او کذب بایٰتہٖ)

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہین جب خدا تعالیٰ کا کلام انکو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہین کہ وہ افترا ہے انہین لوگون پر اتمام حجت کرنے کے لئے مین نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہر کب تک یہ لوگ ایسا کرین گے ۔ آخر ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء وقدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے ۔ اس وقت مین نمونہ کیطور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگون کے سامنے پیش کرتا ہون اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہین اور وہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے ۔ اِنّی اُحافظ کلّ من فی الدّار و اُحافظک خاصّۃ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ مین ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا اور خاصکر تجھے ۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور مین اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہون جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر اور مین گواہی دیتا ہون کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص مین سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہے ۔ یہ اعتقاد رکہتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کہا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہین ۔ ولعنۃ اللہ علی من کذّب وحی اللہ ۔ جیسا کہ مین بھی قسم کہا کر کہتا ہون کہ یہ خدا کا کلام ہے ۔ ولعنۃ اللہ علی من افترٰی علی اللہ ۔ اور مین امید رکہتا ہون کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے کہ میرے کسی کلام مین یہ الفاظ نہین ہین کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا بلکہ یہ ذکر ہے کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ۔ پس کامل پیروی کرنیوالے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے ۔ بچائے جائین گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاوین گے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھیرے گی ۔

اب مین دیکھونگا کہ اس میری تحریر کے مقابل پر بغرض تکذیب کون قسم کہاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہین سمجھتا تو آپ بھی دعوٰی کرے کہ مین بھی طاعون سے محفوظ رہونگا اور مجھ کو بھی خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھ لے کہ افترا کی کیا جزا ہے ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

الراقم ۔ خاکسار میرزا غلام احمد ۔

ڈائری

القول الطیّب

بَرد وَ سَلام ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ حضرت ابراہیم پر جو آگ ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ آیا وہ فی الواقع آتش ہیزم تھی یا کہ فتنہ وفساد کی آگ تھی۔ حضرت نے فرمایا فتنہ وفساد کی آگ تو ہر نبی کے مقابل میں ہوتی ہے اور وہی ہمیشہ کوئی ایسا رنگ اختیار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معجزہ نما طاقت اپنے نبی کی تائید میں اس کے بالمقابل دکھاتا ہے۔ ظاہری آتش کا حضرت ابراہیم پر فرو کر دینا خدا تعالیٰ کے آگے کوئی مشکل امر نہیں اور ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں حضرت ابراہیم کے متعلق ان واقعات کی اب بہت تحقیقات کی ضرورت نہیں کیونکہ ہزاروں سالوں کی بات ہے۔ ہم خود اس زمانہ میں ایسے واقعات دیکھ رہے ہیں اور اپنے اوپر تجربہ کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ جب کہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی۔ سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہونچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجہ سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندؤں کی رسم کے مطابق طواف کیواسطے پیچ در پیچ اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی۔ جس نے اس کو جلا دیا۔ مگر ہم کو کچھ ضرر نہ دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا۔ اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں سے ٹک ٹک کی آواز آئی میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ انھوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا۔ کچھ خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر پھر سو گئے تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر ویسی ہی آواز سنی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا۔ مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی۔ تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے۔ تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی میں دوسرے زینہ پر تھا۔ کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لیکر نیچے جا پڑی اور چارپائیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی معجزہ نما حفاظت ہے۔ جب تک کہ ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا۔ ایسا ہی ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا۔ مگر ہر دوبار خدا تعالیٰ نے مجھے اُن کے ضرر سے محفوظ رکھا۔ ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی ہے پس اس میں کون سے تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

اس پر میاں معراج الدین صاحب عمر (مالک اخبار ہذا) نے جو اس وقت حضرت کے حضور میں حاضر تھے ایک واقعہ عجیب سنایا۔ انہوں نے ایک جگہ کا ذکر کیا کہ ایام طاعون میں ایک ہندو مالدار شخص بے اولاد مر گیا اس کی زوجہ حاملہ تھی۔ ورثاء نے خیال کیا کہ ممکن ہے کہ اس کا بیٹا پیدا ہو جائے اور وہی تمام مال اور جائیداد کا وارث بن جائے۔ آؤ اس عورت کو بھی مار ڈالو۔ اور جائیداد پر بے خطر قبضہ کر لو۔ طاعون تو ہر طرف پھیل ہوئی تھی۔ ایسی صورت میں لوگ ایکدوسرے کی خبر بھی نہیں لیتے۔ آدھی رات کیوقت انہوں نے اس عورت کو پکڑ کر ہاتھ پاؤں اس کے باندھ دئے اور مونہہ میں کپڑا ٹھونس دیا تاکہ بول نہ سکے اور مُردے کی طرح اٹھا کر آدھی رات کیوقت مرگھٹ پر لے گئے اور ان کی عورتوں نے رونا شروع کر دیا کہ مر گئی ہے۔ اردگرد کے ہمسایوں نے خیال کیا کہ اس کا خاوند طاعون سے مر گیا تھا۔ یہ بھی طاعون سے مر گئی ہوگی۔ کوئی نزدیک نہ آیا۔ انہوں نے رات کیوقت اُسے لکڑیوں میں رکھ کر آگ لگا دی۔ ہندؤں کے قاعدہ کے مطابق تو ضرور تھا کہ جب تک آگ اس کے سر کی کھوپری کو پھوڑ نہ دے وہیں ٹھہرے رہتے مگر چونکہ چور تھے دہشت کے مارے صرف آگ لگا کر گھر بھاگ آئے۔ قدرت خداوندی اس کو زندہ رکھنا چاہتی تھی اوپر سے آندھی اور بارش جو شروع ہوئی تو آگ بجھ گئی اور اسی حالت میں لکڑیوں کے درمیان اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ صبح تک وہ اسی حالت میں پڑی رہی۔ صبح کے وقت بعض راستہ چلنے والوں نے اس کو دیکھ کر تھانہ میں خبر دی اور اس کے تمام رشتہ دار مرد اور عورتیں گرفتار کئے گئے۔

لاجپت رائے اور آریہ سماج

(ترجمہ از سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ یکم جون سنہ ۱۹۰۶ء)

جناب! بحوالہ خط لالہ دیوان چند (ڈی۔ اے۔ وی کالج) جو آپکے پرچہ مورخہ ۲۵ مئی کے اشاعت بعنوان مذکورۃ الصدر شائع ہو چکا ہم مندرجہ ذیل ریمارک کرنے کی اجازت دیجئے لالہ لاجپت رائے نے اپنی تمام زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی تھی اور آج جبکہ وہ مصائب میں مبتلا ہے۔ سماج اس کو پنتھ سے خارج کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہ بغیر کسی شک وشبہ کے آریہ سماج کی روح رواں تھا اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج ایک مذہبی گروہ ہے لیکن گورنمنٹ کے برخلاف شورش کنندگان کے لیڈروں اور سرغنہ لوگوں کی سب سے بڑی تعداد اسی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور چونکہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلباء پولیٹیکل تحریکوں میں حصہ لینے میں سب سے بڑھکر سبقت لے چکے ہیں۔ اس لئے انکار نہیں۔ کہ آریہ سماج نے پولیٹیکل تحریک اور ایجیٹیشن میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ بندے ماترم کی جھوٹی جنگی آواز کے ساتھ ساتھ پنڈت دیانند کی جے کے نعرے ابھی قریب کے گذشتہ زمانہ میں شہر لاہور کے مختلف پروسیشنوں اور صفوف میں بلند ہوتے رہے ہیں۔

اس خط میں مرزا صاحب کا بھی ذکر کیا گیا ہے اگر آریہ سماج آپ کی طرز روش اور نصیحت پر چلتی تو انہیں یہ ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ وہ آج اپنے لیڈر کو اپنی سماج سے جدا کرتے مرزا صاحب کا مشن خالص مذہبی ہے وہ ابتدا سے (جس کو قریباً ۲۰ برس گذرتے ہیں) ہمیشہ اپنے مریدوں کو جیسا کہ گورنمنٹ پر خوب واضح اور روشن ہے یہ نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے تئیں گورنمنٹ کے برخلاف پولیٹیکل ایجیٹیشن میں حصہ لینے سے بچاتے رہیں اور ہرگز ان میں مت شامل ہوں یہاں تک اس کا عملی ثبوت موجود ہے کہ انہوں نے علیگڈھ کے طلباء کی خفیف اور معمولی سٹرائک کی نیوالے طلباء کی شمولیت اختیار کر لی تھی آپکے فتویٰ جہاد نے جو چھ برس سے شائع ہو چکا ہے۔ سرحدی صوبہ میں ایک بڑا مفید کام کیا ہے جیسا اس صوبہ کے کمشنر کے الفاظ سے صاف طور پر مترشح ہوا احمدیہ فرقہ کے بیعت کی شرائط عشرہ میں اطاعت گورنمنٹ بھی ایک شرط ہے آریہ سماج اپنا گناہ اور قصور دوسروں کے سر پر تھوپنے کی بلا ضرورت کوشش کرتی ہے

جتنے احباب شیعہ مذہب سے احمدی ہوئے ہیں وہ اپنا پتہ لکھ بھیجیں۔ مخالفوں کے لئے ضرورت ہے۔ پتہ۔ شہر بنارس کوٹھی مہاراجہ بنارس محلہ راجہ باغ ارشیخ عبدالواحد خانسامان

کشمیر کی عبرتناک حالت

کشمیر سے ایک صاحب جن کا نام نیچے درج ہے حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش اینکہ اندین ملا بالخصوص بعد از نمودار ہونے نشان آسمانی۔ کشمیر بالعموم تحصیل کولگام و اسلام وبالا بالخصوص اس طرح موت کے پنجے کے اندر گرفتار ہوا ہے۔ کہ الامان الامان۔ بعض جگہ ایسا ہی وقوعہ ہوتا ہے کہ رات کو انسان سوتا ہے اور فجر کو مردہ دیکھا جاتا ہے۔ یکایک وہ وعدہ الٰہی۔ کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا۔ چند دن ٹکل پھر یہ عذاب حاضر ہو جاتا ہے ولنذیقنھم من عذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون کی تنبیہ دے رہا ہے لطیفہ یہ ہے۔ کہ مرگ جوان مرگ ہے یعنی عام طور پر جوان ہی اس کا شکار ہیں۔ یقیناً مقول رب العزت جل جلال حکایتاً عن النوح علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویؤخرکم الیٰ اجل مسمی الخ۔ یہ لوگ قبل از اجل مسمی مر رہے ہیں۔ مگر اطاعت محمد من اللہ جو اس وقت کے نبی ہیں نہیں کرتے۔ ورنہ کبھی یہ جوان مرگ کا نشانہ نہ بنتے۔ یا اللہ تو اپنی مخلوق پر رحم کر۔ آمین۔

یا امام الزمان علیک الصلوٰۃ علیک السلام۔ یہ تمام مخلوقات اسی طرح حسب قانون رب العالمین جس طرح موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں فرعون علیہ اللعنت غرقاب ہوا۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں یہودی۔ ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ میں پڑ گئے۔ ہمارے شہنشاہ احمدی محمد المصطفیٰ سرور الانبیاء کی ہمسری میں ابوجہل بمع اتباع خود علیہم اللعنۃ وقود النار بنے۔ عین بعینہٖ اسی طرح مثیل یہود مثیل مسیح کے ہم پلہ ہونے میں تباہ ہو رہے ہیں۔ من اصدق من اللہ قیلا۔ لاغلبن انا ورسلی۔ خوشا قول حضور

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

میں ہوں حضور کا ایک خاکسار تابعدار عبد الرحمان خان ولد راجہ عطا محمد خان صاحب مرحوم۔ ملک کشمیر۔

عرب میں قہری نشان

یہاں جدہ خاص میں طاعون کا سخت زور شور ہے۔

حضرت اقدس کا الہام پورا ہو رہا ہے۔ کہ اب بڑے بڑے رئیس اس مرض سے مریں گے۔ سو بہائی صاحب بڑے بڑے رئیس مر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ میرے لئے ضرور دعا کیا کرو۔ دل سخت اداس رہتا ہے خداوند کریم رحم کرے۔ کہ زندگی میں حضرت اقدس کی ملاقات ہو جاوے۔ تازہ تازے الہامات جو ہو رہے ہیں۔ انہوں نے دل کو ہلا دیا ہے ایک دل چاہتا ہے۔ کہ فوراً قادیان چلا آؤں۔ مگر جب ملازمت کا خیال ہوتا ہے۔ تو کوئی قانون ایسا نہیں نظر آتا۔ کہ تین سال سے پہلے واپس ہوں۔ دعا پر ختم کرتا ہوں۔

کوٹ نیناں میں جلسہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر قادیان

جناب من۔ ضلع گورداسپور میں کوٹ نیناں بھی ایک مشہور قصبہ ہے۔ جب لاہور اور راولپنڈی کے شور و غل کی خبر یہاں پہونچی تو بعض سربرآوردہ اشخاص نے یہ مناسب سمجھا کہ بلوہ کنندگان اور باغیان کے چال چلن کی نسبت عام طور پر اظہار ناراضگی ظاہر کیا جاوے۔ ۵ تاریخ کو ایک قاعدہ جلسہ حکیم کرپا رام مرحوم کی حویلی بصدارت نائب تحصیلدار صاحب بندوبست ہوا۔ علاوہ باشندگان قصبہ کے اردگرد کے دیہات کے نمبردار اور سفید پوش بھی موجود تھے صاحب میر مجلس نے جلسہ کا افتتاح ایک مختصر تقریر کے ساتھ کیا۔ صاحب ممدوح نے سرکاری راج کے فوائد کو بیان کیا اور بڑے زور سے باغیان کے چال چلن پر اعتراض کیا۔ پھر منشی صاحب نے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پڑھا۔ جس کی تائید چودھری آلا سنگھ صاحب سفید پوش اور منشی محمد اعظم صاحب نائب محافظ دفتر ضلع نے کی اور بالاتفاق پیش ہوا۔

ریزولیوشن ۱۔ یہ جلسہ اُن لوگوں کے رویہ کو نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو لیکچروں میں اور اخبارات کے ذریعہ باغیانہ خیالات کے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان لوگوں کے رویہ کو اور بھی زیادہ افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو بے گناہ انگریزوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور ان کے مال و جان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور پبلک کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ لوٹ اور ہڑتال کریں۔

دوسرے ریزولیوشن کی منشی محمد اعظم نے تحریک کی۔ مہنت ارجنداس صاحب نائب میر مجلس اور لالہ سوہن لال صاحب مہاجن نے تائید کی اور بالاتفاق پاس ہوا۔

ریزولیوشن ۳۔ منشی لابھ دین صاحب سکرٹری جلسہ کو اختیار دیا جاوے کہ وہ اس جلسہ کی کارروائی کو مختلف اخبارات چھپنے کے لئے بھیجیں اور ایڈیٹران اخبارات کو التماس کریں کہ براہ مہربانی اپنے اصل فرض منصبی کو سمجھ کر شہنشاہ جلیل القدر اور رعایا کے اچھے تعلقات کی تعلیم دیں اور کسی قسم کے باغیانہ مضمون کو اپنے اخبار میں جگہ نہ دیں بعد اس کے میر مجلس صاحب کی مختصر تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ سب پوسٹ ماسٹر کوٹ نیناں ضلع گورداسپور

امداد لنگر خانہ

ہفتہ گذشتہ کے اخبار میں عاجز نے چندہ لنگر خانہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ جہاں کہیں وہ پڑھا گیا ہوگا احباب اس کی طرف توجہ کر رہے ہوں گے اور عنقریب اس کے نتائج سے ہم کو اطلاع ہو جائے گی۔ بطور یاد دہانی کے اب میں دوبارہ لکھتا ہوں۔ اور اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جہاں اخبار نہ پہنچتا ہو اور جہاں ناخواندہ لوگ ہوں وہاں کے قریب قریب کے شہروں کے دوست دیہات میں جا کر ان ناخواندہ دوستوں کو جمع کر کے اس ضروری حکم سے سب کو مطلع کریں اور اکثر کرتے رہیں چاہئے کہ قریب قریب کے گاؤں کے لوگ ہر جمعہ کو کسی ایک گاؤں میں جمع ہو کر وہاں نماز جمعہ ادا کیا کریں اور اس قسم کی ضروری تحریکات سے اور نئی تصانیف حضرت سے دوسرے دوستوں کو آگاہی کرتے رہا کریں ضلع وار کمیٹیوں کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنے اضلاع کے مختلف شہروں میں سب کمیٹیاں قائم کر کے اپنے اپنے اضلاع کی فہرست مبائعین کو مکمل کریں اور ہر ایک قسم کی تبلیغ چھوٹے شہروں اور گاؤں میں پہنچانا اُسی ضلع کی کمیٹی کا فرض ہونا چاہیئے۔

لنگر کے واسطے اس وقت یکمشت چندہ کی بہت ضرورت ہے اور نیز ماہواری چندوں کے انتظام کو پختہ کرنا چاہیئے۔

حقیقۃ الوحی

جیسا کہ پہلے اطلاع دیجا چکی ہے چھپ کر شائع ہو چکی ہے لیکن چونکہ اس کیواسطے یہ تجویز ہوئی۔ کہ تمام کتاب مجلد ہو کر فروخت کی جائے اس واسطے اس کی فروخت آہستہ آہستہ ہو رہی ہے۔ ایک لائق جلد ساز میاں عبد اللہ احمدی مالیر کوٹلہ سے اسی کام کے واسطے بلایا گیا ہے۔ جو نہایت اخلاص کے ساتھ اس کام میں سرگرمی سے مصروف ہے تاہم تمام جلدیں یکدفعہ نہیں ہو سکتیں جیسے جیسے طیار ہوتی جاتی ہیں فروخت کے واسطے باہر بھیجی جاتی ہیں۔

مفت نہیں

بعض صاحبان حضرت سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کو کتاب مفت دی جاوے۔ ان کی آگاہی کیواسطے لکھا جاتا ہے کہ اس کتاب پر بہت خرچ ہوا ہے اور وہ روپیہ حضرت کا نہیں تھا اس واسطے کتاب حضرت کی ملکیت میں نہیں ہے۔ تاہم ایک بڑا حصہ ہند و پنجاب کے علماء وغیرہ میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ اور اب زیادہ مفت تقسیم کی گنجائش نہیں۔

صادق اور کاذب مین مباہلہ کا بین ظہیر فیصلہ

ناظرین اس عاجز نے فیض اللہ خان بن ظفر الدین احمد متوفی سابق پروفیسر ٹرنینگ کالج سے ۱۲ جون ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کے بارہ مین مباہلہ کیا تہا۔ جو آگے چلکر آپ کو مباہلین کی تحریر سے کل حالات منکشف ہو جائین گے۔ مگر قبل اس سے کہ مباہلین کی تحریر کو درج کرون۔ مناسب ہے ان تمام حالات کو جو درمیان میعاد مقررہ کے عجیب در عجیب ظہور مین آئے ہین۔ ناظرین کی خدمت مین تفصیل کے ساتھ عرض کیا جاوے۔ ممکن ہے کوئی سعید روح فایدہ اٹھاوے کیونکہ فیض اللہ خان جنڈیالوی قانون گو کو طاعونی موت سے زمین میں خدا نے ایسا سلایا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبعیت کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ یہ عجیب شان کبریائی ہے۔ کہ فیض اللہ مکذب انبیا اکیلا نہین گیا بلکہ مباہلہ کرنے کو رضامند کرنے والا اور حضرت اقدس کی نسبت زیادہ استہزار کرنے والا فیض اللہ کا پہوپہی زاد بہائی مسمی عظیم اللہ اور حقیقی ہمشیرہ عزیز ہمراہ گئے ہین یہ عظیم الشان معاملہ حضرت اقدس کی تائید مین ایسا ظہور مین آیا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبیعتون کو اور بالخصوص تاریک دل مولوی ثنا ءاللہ اور نیز گمراہ اور مرتد عبد الحکیم ڈاکٹر کے واسطے ایک سبق آموز نشان ہے۔ مگر ایسے ہی نشانون سے وہ شخص ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ جو دل کا سیدہا اور رضا کا طالب ہے۔ خدا شاہد ہے جس وقت مین نے اس مقدس انسان مسیح موعود کے لئے محض برائے مقصود رضاء الٰہی فریق مخالف سے مباہلہ کیا ہے۔ مجہو یہ معلوم ہو رہا تہا۔ کہ مین درمیان مین نہین ہون اور جو الفاظ میری قلم سے نکل رہے ہین۔ وہ خدا تعالےٰ اپنے ہاتہ سے لکہہ رہا ہے اس وقت میری وجدانی حالت ایسے لطیف عالم کی طرف منتقل کی گئی جو مجہہ کو فریق مخالف پر عذاب الٰہی کے فرشتے اترتے ہوئے نظر آئے۔ چنانچہ اسی وقت عاجز نے بلند آواز سے کہدیا کہ مین نے ابہی تم پر عذاب اترتے ہوئے دیکہہ لیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ فریق مخالف نے جس قسم کی موت طلب کی تہی وہی اس کو ملگئی متوفی نے مباہلہ کرنے کیوقت طاعونی موت کی خواہش ظاہر کی تہی۔ مین یقین کرتا ہون کہ انصاف پسند طبیعتین بعد مطالعہ الفاظ مباہلہ اور دیگر واقعات سے مطلع ہونے کے مانین گے کہ اس درجہ پر ہیبت اور شاندار الفاظ کا لکہنا اور عجیب در عجیب واقعات کا پیش آنا جو آیندہ خبر سے متعلق ہون انسانی کام نہین۔ کیونکہ انسان تو اپنی بابت ایک دن کی زندگی کا قطعی فیصلہ نہین دے سکتا۔ چہ جائیکہ دو برس

کی نسبت تحدی کے ساتھہ یہ ظاہر کرے کہ زمین آسمان ٹل جائے لیکن یہ عذاب یقیناً نہ ٹلیگا۔

اب مباہلہ کی کل کیفیت تفصیل وار بیان کرتا ہون۔ مین ۴ جون ۱۹۰۶ء کو لاہور سے بعد دو ماہ کے گوجرانوالہ واپس ہوا۔ ۱۲ جون کو میری اہلیہ واسطے ملنے مستورات کے میرے ہمراہ جنڈیالہ گئی۔ ظفر الدین متوفی کا جس بیٹھک میں کتبخانہ ہے وہان حضرت اقدس کی نسبت گستاخ مسمی عظیم اللہ نے میری طرف مخاطب ہوکر استہزا یہ گفتگو شروع کی چونکہ مسمی عظیم اللہ کو جاہل اور دینی امور سے بے خبر سمجہہ کر اس کیطرف مخاطب ہونا مین نے مناسب نہ سمجہا۔ مگر فیض اللہ کو ہر پہلو سے سمجہاتا رہا۔ چونکہ فیض اللہ نے پدری آغوش اور خیالات مین نشو ونما پایا تہا۔ اس لئے میری کوئی برہان ان کے واسطے سود مند نہ ہوئی۔ اس سے قبل بہی اس قسم کی گفتگو بارہا ہو چکی تہی۔ اور مجہہ سے زیادہ تبلیغ قاضی صاحب ضیاء الدین مرحوم اپنے خاندان پر کر چکے ہین ان کے ہاتہہ کے لکہے ہوئے کچہہ خطوط میرے ہاتہہ آئے ہین میری نظر سے کوئی خط ایسا نہین گزرا۔ جس مین امام ہمام کا ذکر اور ایمان لے آنے کی تاکید نہ ہو حق تو یہ ہے۔ کہ قاضی صاحب عجیب مخلص مرید ہیں۔ اس لئے اس وقت میرے دل مین القاء ہوا کہ ان سے مباہلہ کر لیا جاوے۔ مین نے کہا کیا یہ ایک راہ اور فیصلہ کی پیش کرتا ہون اور وہ راہ فیصلہ کی ایسی ہے جو ممکن نہین جو اس کا نتیجہ غلط نکلے اور وہ یہ ہے کہ باہمی مباہلہ کر لیا جاوے۔ عظیم اللہ فوراً فیض اللہ سے مخاطب ہوکر بولا کہ بہائی صاحب مباہلہ کرنے مین توقف نہ کرین۔ یہ بہی تماشہ دیکہنا چاہیئے۔ مباہلہ منظور ہو جانے پر دو طرف سے اسیوقت تحریرین ثبت کی گئین۔ جو ذیل مین درج ہین۔

تحریر دستخطی فیض اللہ خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ الحمد للہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ۔ بعد حمد و صلوات بر رسول رب العالمین کے مین قاضی فیض اللہ خان بن ظفر الدین مرحوم ایک مسلمان حنفی سنت نبویہ کا پورا تابعدار اس بات کا قائل ہون کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو کہ خاتم النبیین ہو چکے مین وحی کا نازل ہونا خلاف مذہب قرآن و حدیث ہے اور مرزا صاحب کے اس دعوے کی تردید کرتا ہون۔ کہ وہ مثیل مسیح موعود ہین اور منشی مہتاب علی صاحب خلف الرشید منشی کریم بخش صاحب سکنہ شہر جالندہر جو کہ مرزا صاحب موصوف کے تابع ہین۔ دعوے کرتے ہین کہ جو شخص ان کے اس دعوی کی تردید کرے۔ اسپر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ لہذا مین یہ دعا کرتا ہون کہ ہم دونون فریقون مین سے جو شخص جہوٹا ہے اسپر عذاب الٰہی نازل ہو۔ مثل موت یا بیماری طاعون یا مقدمہ مین گرفتاری۔ اور مین بمطابقت سنت نبوی کے ایک سال کی میعاد ٹہراتا ہون اور یہ شرط کرتا ہون کہ اگر یہ عذاب میرے یا منشی مہتاب علی کے بغیر کسی اور شخص قرابتی پر ہو۔ تو یہ شرط مین داخل نہ ہوگا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

قاضی فیض اللہ خان سکنہ جنڈیالہ باغوالہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۶ء

تحریر دستخطی منشی مہتاب علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی ۔ مین حضرت اقدس حضرت مرزا غلام احمد کو سچا مسیح سمجہتا ہون اور ان کا ہر ایک دعوی جو دین کے متعلق ہے بلا کسی شک و شبہ کے صحیح مانتا ہون۔ مگر میرے مقابلہ پر قاضی فیض اللہ خلف الرشید قاضی ظفر الدین مرحوم یقین کے ساتہہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب جہوٹا اور ان کا دعوی بالکل گھڑا ہوا اور خود تراشیدہ ہے اس لئے مین صاحب کے مقابلہ مین مباہلہ کرتا ہون مجھے پورا پورا کامل یقین ہے کہ جو ہر دو مین سے جہوٹا ہوگا اللہ تعالےٰ اس پر عذاب عظیم نازل کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائین گے لیکن یہ عذاب یقیناً نہین ٹلے گا اور وہ اپنی چمکار دکہا کر رہے گا کیونکہ اللہ تعالےٰ کا یہ ہمیشہ سے قانون جاری ہے۔ اور آخری بہتر و اولی طریق کذب اور راستی مین تفریق کرنے کا ہے پس خدا سے میری دعا ہے کہ وہ جلد تر نتیجہ پیدا کرے۔ اے خدا اے خدا تجہہ سے کوئی انہونی بات نہین اگر تو چاہے تو ایک آن مین عذاب نازل کر سکتا ہے۔ لیکن مین سنت نبوی کے مطابق ایک سال کی میعاد تجویز کرتا ہون اور وہ عذاب محض مجہہ عاجز پر یا قاضی صاحب پر نازل ہونا چاہیئے۔ مثلاً موت یا طاعون یا کسی مقدمہ مین ماخوذ ہو جانا یہی شرط ہے اور کسی قرابتی اور اپنے کسی متعلق پر کوئی عذاب نازل ہونا یا اس کا مرجانا شرط مین داخل نہ ہوگا اور وہ عذاب صرف ہم دونون سے مخصوص سمجہا جائیگا۔

خاکسار عاجز مہتاب علی سیاح جالندہری مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۶ء

ان بالمقابل تحریرون کے بعد یہ ہوا کہ قاضی فیض اللہ خان مرض طاعون کے ساتہہ جیسا کہ جہوٹے کے لئے بددعا کی گئی تہی اور نیز سال کے اندر جیسا کہ شرط تہی بمقام جہون ہلاک ہو گیا اور بموجب آیۃ کریمہ ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ ۔ مجہہ کو تو [illegible]

[illegible]

خدا جس کو چاہے ہدایت

۱۰ مئی ۱۹۰۷ء میں ایک افغان مولوی محمد اکرام نام ساکن صوات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف بہ بیعت ہوئے اور چند روز کے قیام کے بعد اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ خداتعالیٰ نے ان کو ایک عجیب راہ سے ہدایت کی جس کو انہوں نے فارسی زبان میں بیان کے بعض دوستوں کے سامنے اور حضرت کی خدمت میں عرض کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں ملک صوات کا رہنے والا ہوں میری قوم کا نام شامی زئی ہے اور ساکن شاہ گرام ہوں سرحد میں ایک مشہور بزرگ سید علی پیر بابا نیر دالاگذرے ہیں ان کی اولاد میں سے ہوں۔ ہمارے ملک میں کوئی حکمہ نہیں کوئی اخبار نہیں جاتی۔ کوئی سلسلہ خط وکتابت کا ذریعہ نہیں میں مدت سے کسی فرد کامل کی تلاش میں تھا مگر قادیان اور حضرت مرزا صاحب کے نام اور دعوے اور دیگر حالات سے بالکل بے خبر تھا۔ کبھی ارادہ کرتا تھا کہ بغداد کو جاؤں کبھی خیال کرتا تھا کہ مکہ معظمہ کو چلا جاؤں کہ ناگاہ خواب میں مجھے کہا گیا کہ **مقصود شما از قادیان حاصل مے شود۔**

میں نہیں جانتا تھا کہ قادیان کیا ہے اور میں نے اول اس خواب کی طرف بہت توجہ بھی نہ کی لیکن جب بار بار مجھے خواب میں یہی کہا گیا اور کئی بار میں نے ایسا خواب دیکھا تو پھر مجھے یقین ہوا کہ میرا مقصود ضرور اس جگہ سے حاصل ہوگا جس کا نام قادیان ہے۔ پس میں قادیان کی تلاش میں گھر سے نکلا اور بسبب ناواقفی کے کاشغر کی طرف چلا گیا بہت تلاش کے بعد مجھے ایک گاؤں اس طرف بنام قیدان ملا مگر میں نے اس جگہ کوئی مرد کامل نہ پایا بلکہ وہاں سب روافض تھے جن کے حالات سے مجھے بہت سخت نفرت ہوئی ہے اور چونکہ وہ قادیان نہ تھا بلکہ قیدان تھا اس واسطے مجھے یقین ہوا کہ یہاں مجھے مقصود نہیں مل سکتا اس کے بعد میں لاچار اپنے وطن کو واپس چلا آیا۔ تو پھر وہی سلسلہ خوابوں کا شروع ہوا۔ کہ مقصود شما از قادیان حاصل مے شود۔ پھر میں نے سفر کا ارادہ کیا اور اس دفعہ ہندوستان کی طرف روانہ ہوا اور دل میں ارادہ کیا کہ اول پشاور کو جاتا ہوں کیونکہ وہاں ہر طرف سے آدمی آتے ہیں وہاں سے معلوم ہو جائے گا کہ قادیان کہاں ہے چنانچہ اس طرف کو آتے ہوئے جب کہ میں مردان پہونچا تو راستہ سے گزرتے ہوئے ایک جگہ میں نے چند آدمی دیکھے جو کہ قرآن شریف اور احادیث پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان کی باتوں سے مجھے ذوق حاصل ہوا اس لئے ان کے پاس بیٹھنا میں نے ضروری خیال کیا اور ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون اصحاب ہیں تب مجھے بتلایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ مسیح موعود کے خادم ہیں۔ میں نے پوچھا کہ مسیح موعود کس جگہ ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ قادیان میں۔ قادیان کا نام سنتے ہی میں چونکا اور میں نے کہا کہ وہی جگہ جہاں سے میرا مقصود حاصل ہوگا جب قادیان کا نام میں نے سنا تو میں نے ان لوگوں کو اپنی خواب کا قصہ سنایا اور چند روز ان لوگوں کے پاس قیام کرکے دیگر حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد یہاں چلا آیا ان صاحبان نے جن میں سے ایک کا نام محمد یوسف ہے۔ مجھے کہا کہ تم بہت سرد ملک کے رہنے والے ہو ایسی سخت گرمی میں قادیان جانا اور وہاں رہنا تمہارے واسطے مشکل ہوگا۔ تم بذریعہ خط ہی بیعت کر سکتے ہو۔ پر میں نے کہا کہ اگر میرے بدن میں ہزار جان ہو اور ہر ایک اس راہ میں قربان ہو تب بھی میرے واسطے ضروری ہے کہ میں ایک دفعہ مسیح موعود کے قدموں میں پہونچوں۔ یہ صاحب بعد بیعت واپس اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔

المفتی

۱۹۵۔ ایک دعا اور اس کا جواز۔ میاں محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور (حال ساکن موضع دورہ ڈھیری ہٹان ریاست جموں) کا ایک عریضہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچا جس میں لکھا تھا کہ "یا حضرت میں نے چند روز سے حصول رضائے الٰہی کے لئے جناب باری تعالیٰ میں یہ دعا شروع کی ہے کہ میری عمر میں سے دس سال حضرت اقدس مسیح موعود کو دیجاوے کیونکہ اسلام کی اشاعت کے واسطے میری زندگی ایسی مفید نہیں کیا ایسی دعا مانگنا جائز ہے؟"

حضرت اقدس نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ایسی دعا میں مضائقہ نہیں بلکہ ثواب کا موجب ہے۔

۱۹۶۔ ہندوؤں سے ہمدردی۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بسبب پرانے تعلقات کے ایک ہندو ہمارے شہر کا ہمارے معاملات شادی اور غمی میں شامل ہوتا ہے اور کوئی مرجائے تو جنازہ میں بھی ساتھ جاتا ہے کیا ہمارے واسطے بھی جائز ہے کہ ہم اس کے ساتھ ایسی شمولیت دکھائیں فرمایا کہ ہندوؤں کے رسوم اور امور مخالف شریعت اسلام سے علیحدگی اور بیزاری رکھنے کے بعد دنیوی امور میں ہمدردی رکھنا اور ان کی امداد کرنا جائز ہے۔

۱۹۷۔ جمعہ کے بعد احتیاطی۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ بعض لوگ جمعہ کے بعد احتیاطی پڑھتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ قرآن شریف کے حکم سے جمعہ کی نماز سب مسلمانوں پر فرض ہے جب کہ جمعہ کی نماز پڑھ لی۔ تو حکم ہے کہ جاؤ۔ اب اپنے کاروبار کرو۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت میں جمعہ کی نماز اور خطبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ بادشاہ مسلمان نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ خود بڑے امن کے ساتھ خطبہ اور نماز جمعہ پڑھتے بھی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ نہیں ہو سکتا۔ پھر کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ جمعہ ہوا یا نہیں اس واسطے ظہر کی نماز بھی پڑھتے ہیں اور اس کا نام احتیاطی رکھا ہے۔ ایسے لوگ ایک شک میں گرفتار ہیں۔ ان کا جمعہ بھی شک میں گیا اور ظہر بھی شک میں گئی۔ نہ یہ حاصل ہوا نہ وہ۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز جمعہ پڑھو اور احتیاطی کی کوئی ضرورت نہیں۔

قصیدہ در شان مہدی آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از عاجز عبدالرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ)

اے شانِ ایزدی ز وجودِ تو آشکار
بے شک توئی مسیحِ حقیقی فلک سوار

آدم نہ ز عالمِ بالا رسیدہ ٔ تو
خلقے ہمے کشید برائے کہ انتظار

جنس فرشتہ و بشر و خلق دیگرے
دارند سر بہ عجز بہ پائے تو بندہ وار

وصفِ جلال و جاہ تو گفتن مجال کیست
داری پئے صداقتِ خود حجت ہزار

کارت پناہ دین شدن و ملجائے امان
از مقدمت گرفت زمین و زمان قرار

صدہا نشانِ صدق تو عالم بچشم دید
شورے فتاد در ہمہ اطراف روزگار

برہان تست لائقِ تحسین و آفرین
وصفِ تو لا بیان و ثنائے تو بیشمار

ابوابِ چرخ از پئے دنیا کشادہ اند
دورِ لیست دورِ پاکِ تو عہدیست پُر بہار

گیتی چنین ندید جلال وجمال دین
این بود بہر ذات تو در علم کردگار

کوہی میانِ لشکرِ دین حجتہ اللہ
شانِ فلک نشان تو ماند بہ ذرہ وار

بو ہائے مشک پاک تو دل زندہ میکند
صد نکہتِ نفیس کند روح را شکار

توحیدگم زتختۂ عالم چو وقتِ نوح
بودو نہ بود ملجا و ماوی بہ ہیچ دار

بدبین تو بقعرِ جہنم فتادہ باد
بادا فزون ز وہم میسر ترا وقار

ہر دشمنے کہ شد بہ مقابل فنا گشت
کردی ز چوبِ خشکِ قلم کار ذوالفقار

دوران ہزار زاد پس احمدِ اخیر
زادہ چنین نہ نورِ مصفا دو آبدار

شد ظلمت از جہان بدرو نور جلوہ کرد
خوش آمدی تو اے جری اللہ بوقتِ کار

شد خلعتِ خلافت آخر سپرد تو
بادا بروے پاک تو صلوٰۃ بار بار

حینِ نزولِ پاک تو آن وقت سعدات
کز آسمان گشت نشانات آشکار

اصلاحِ دینِ احمدِ آخر نمودۂ
زان سان کہ بود لایق وزیبا واستوار

ادیان باطل از حججِ تو فنا شدند
در کوفتی سر ہمہ اعدا چو مغز مار

خوش آمدی بوقتِ خود اے ناصری مسیح
بادا بہ دہر نام ترا دائما اقرار

اعجاز تو بعونِ الٰہی جریدہ اند
توحیدِ حق ز نام تو گردید زندہ دار

باطل ز بوئے نام تو کافور مے شود
دشمن ز ہولِ نام تو گیرد رہ فرار

خاشاک بد بدر شد و آمد بہار نو
کارے عجب نمودۂ اے ابرِ نو بہار

مردانِ راہِ حق ہمہ نیر و ز بیدہ اند
آمد نہ مثلِ ذات تو پُر رعب شہسوار

پژمردہ باغ دینِ الٰہی گشت سبز
آمد بہ شاخِ کہنہ نوین بار برگ وبار

تازہ نشانِ موتِ دو لی دشمنِ خدا
واقع شدہ موافقِ گفتِ تو شاندار

من بعد چند دشمنِ حق لقمۂ اجل
رفتند از جہان ز ذلت بقعرِ نار

یک بود آلہی بخش و تنے آریہ دیگر
مُردند با عذابِ پلیگ آن ذلیل وخوار

از کل جہان کسے بمقابل چو شد حریف
قربان کرد جان بہ نشانِ تو چون شکار

درچار دانگِ دہر ز دعوائے خویش فاش
دادی ہزار بار خبرہا بہ اشتہار

دریا نوال فیضِ تو بس سیر مے کند
ہر انس وجان ز خوانِ تو بادا وظیفہ خوار

لبیک خوان بسوئے تو از سر ہمے دود
ہر او کسے کند نظر اندر مآل کار

طوفِ حریم قدس تو یک حج اکبر است
بے بہرہ آن کسے کہ نہ آید درین دیار

فرحان کسیکہ شاد بود از ہوائے تو
خوش وقت آن مزور دلشاد و دوستدار

یاربّ جہان ز صورتِ تو آواز بشنود
تا حشر او بخیر شود وقتِ حالِ زار

اے خاتمِ خلافتِ دورِ اخیر دہر
ما را بزیر سایۂ تعلیم خود سپار

شوقِ دلم برائے لقائے تو شاہ دین
گویم چہ حال او کہ چہ گردست بے قرار

زخمِ فراقِ بزمِ تو بس درد میدہد
یارب دوا بہ بخش درین کشمکش مدار

لیکن چنین فتاد ز تقدیر کار ما
ما ضبط کردہ ایم خود این وقت اختیار

یارب مرا بازوے ہمت بیار پر
تا بہ ہوائے قید شکستن شوم سوار

مستم ز بوے عشق تو اے شافع جزا
تو کاش فضل خویش ز ما ہم جدا مدار

باشد بخواب یا کہ بہ بیداری اندکے
با ما زعکس خویش تجلی رسیدہ دار

مدہوشم از پیالہ لعلِ شرابِ عشق
بادا غذاے روح من این شہد خوشگوار

این وقت پاک لائقِ شکر است ای رشید
عمر الیست بے وجود بقا را چہ اعتبار

خوش قسمت آنکہ سیرِ وصال تو میشود
ما نعرو زروج نوح بکشتی تو سوار

بخشید جانِ مردۂ ما را دوبارہ زیست
جز تو کجا است حاشرِ ارواحِ دینیار

از فیض تو جمالِ خدا فاش دیدہ ایم
مانند آنکہ پردہ زرخ دور کردہ یار

شاہا مرا بگفت ثنائے تو آرزو است
لیکن منم ز دردِ تردد در انتشار

باشد کہ حق جمعیتِ خاطر عطا کند
تا بر سرِ تو گنجِ فراوان کنم نثار

ہردم دعا است جملہ جہان قریب و دور
سازند زود مسلکِ دینِ تو اختیار

باغ وبہار نسلِ تو پر آب وتاب باد
تا ماہ را بقا بود و دہر را قرار

بر تو درودِ خالق و مخلوق گفتہ باد
باشد نہ زین سلام وتحیت بہ ہیچ کار

عاجز رشید گرسنہ را اندکے الش
بخشائیشکہ سیر کند عید روزہ دار

تقدیس تو نہ از منِ عاجز ادا شود
میخیزد از زبانِ قلم شور انکسار

پچیس ۲۵ دن والا آسمانی نشان

بتاریخ ۱۲۔ مارچ ۱۹۰۷ء بروز اتوار وقت عصر کے قریب ایک آسمانی نشان ظہور میں آیا اور خدا جانے یہ نشان مختلف ممالک اور مختلف بلاد اور مختلف مقامات میں بھی وقوع میں آیا ہوگا اور دنیا کے اکثر لوگوں نے اسکا مشاہدہ کیا ہوگا مگر اس جگہ یعنے موضع پیرکوٹ علاقہ حافظ آباد میں یہ نشان چار جگہ پایا۔ گاؤن کے باشندے جو مختلف سمتوں میں اپنے کاروبار میں معروف تھے انہوں نے حلفاً بیان کیا کہ آسمان سے سیدھے زمین کیطرف آگ کے بڑے بھاری شعلے اترے اور بالکل ہمارے قریب قریب گرے جن کو دیکھکر مارے خوف کے ہم بھاگ اور اس اچنبے واقع کو دیکھکر ہیبت اور دہشت سے ہماری یہ حالت ہوئی کہ گویا لرزہ میں پڑکر حواس باختہ ہوگئے۔ میرے ایک عزیز میاں محمد عبد اللہ نام یہ نشان دیکھکر کانپتے ہوئے گھر کو بھاگے اور مجھے کہا کہ کیا تم نے کچھہ دیکھا ہے۔ مین نے کہا کہ کیا۔ تب اس نے مجھے دکھایا لیکن جب مین نے دیکھا تو اس وقت دہوئیں کی ایک لمبی لکیر جو زمین کے قریب اور اس سے کچھہ تہوڑی ہی اونچی تہی۔ نظر آئی۔ جو اس آگ کے شعلہ کے گم ہونے کے بعد نمودار ہوئی پھر ایک اور عزیز جو دوسری سمت تہا اس نے بیان کیا کہ آسمان سے آگ کا ایک بھاری شعلہ سیدہا زمین کی طرف آیا جو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا ہمارے اوپر سیدھا سر کو آرہا ہے۔ تب ہم وہان سے ڈرکر بھاگ گئے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم پر گرے اور ہم کو بھسم کردے اور ہم دیکھتے ہی تھے۔ جو وہ بالکل ہمارے قریب چند کرم کے فاصلہ پر گرا اور اوپر کی طرف سے باریک اور نیچے کیطرف سے بہت موٹا تہا اور جب وہ گرا۔ تو ہم مارے خوف کے بہاگے۔ کہ یہ کیا ہونیوالا ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھا ایسا ہی کئی شخصوں نے دو اور مختلف جگہ پر اسی طرح پایا۔ جس سے لوگ تعجب مین پڑکر حیران ہوگئے مگر چونکہ حضرت مسیح موعود کی پچیس دن تک کے نشان کی پیشگوئی کا ذکر لوگون کو پہلے سے معلوم تہا اور ایک نشان کے متعلق حضور کا ایک اشتہار بھی نکل چکا ہے جس کا یہ ماحصل تہا کہ کوئی نشان

ظاہر ہوگا جس مین نتح عظیم ہوگی وہ عام دنیا کے لئے نشان ہوگا اور خدا کے ہاتہون سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکہہ اس کی منتظر ہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کریگا" اور لوگ اس کو بہی سُن چکے تہے اس لئے ہم احمدیون کو تو نہایت خوشی ہوئی۔ کہ خدا کے پیارے مُرسل حضرت حُجتہ اللہ مسیح موعود کا نشان پورا ہوا اور مخالفین نے بہی دیکہا تہا جنہون نے خود اس کا ذکر عام مجلسون مین مشتہر کیا جس سے ان پر بہی اتمام حُجّت ہوئی اور اردگرد کے دیہاتی لوگون نے بہی ایسا ہی بیان کیا کہ ہمارے گاؤن مین بہی مختلف مقامات پر ایسا ہی ہُوا اور گو امید ہے کہ یہ نشان عام دنیا نے مشاہدہ کیا ہوگا مگر تاہم اس نشان کے پورا ہونے اور مشاہدہ کرنے مین سب سے زیادہ محظوظ ہونے والے اور خوشی اور سرور کا لطف اٹہانے والے ہم ہی تہے جو احمدی ہین اور گو یہ آتشی نشان تہا مگر فائدہ اٹہانے والون کے لئے یہ آب زلال کا چشمہ بہی ہے افسوس ان لوگون پر جو رسول خدا کے ایسے پُر صداقت نشان اور پیشگوئیان پوری ہوتی دیکہہ کر بہی ابہی تک انکار مین ہی ہین۔ اور خدا انہین ایسے ایسے کہلے کہلے نشان دکہا کر کفر کی کہایون سے نکالنا چاہتا ہے پر وہ نہین نکلتے اور خدا انہین شیطانی گند سے پاک کرنا چاہتا ہے پر وہ نہیں ہوتے۔ کیسی کہلے طور پر پیشگوئیان پوری ہو رہی ہین۔ پر افسوس کہ یہ بدقسمت لوگ ابہی تک انکار پر ہی اڑے بیٹھے ہین۔ نشانون سے آسمان زمین بھر گیا۔ مگر ابہی تک اس بدبخت گروہ پر کسی نشان کی صداقت نہ کہلی آسمان سے آواز آئی اور چاند سورج نے بولکر بتایا اور شہادت پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح موعود اور امام مہدی معہود ہین۔ پر افسوس انہون نے کوئی آواز نہ سُنی۔ بحار انہار اور احجار اشجار نے گواہی دی پر انہون نے قبول نہ کی۔ ڈاک اخبار ریل اور تار نے سچائی پیش کی پر انہون نے نہ مانا۔ طاعون کے نشان نے ان کے گہرون کو ویران کر دیا اور ان کے جسمون کو کاٹ کاٹ کر اور ان کے اندر داخل ہو کر لوازین ماریں اور جگایا اور سمجہایا پر یہ نہ جاگے اور نہ سمجہے ہوتے ہین پر انکار ہی کرتے ہین۔ زلازل نے زمین کے طبقات ہلائے اور پہاڑون کو اڑایا اور شہرون کو تباہ کر دیا پر یہ ہین کہ اسی طرح انکار پر جمے بیٹھے ہین کہتے ہین کہ ہم رسولون کو مانتے ہین اور خدا کے حکموں سے انکار نہین کرتے۔ بہلا وہ جو زندہ رسُول اور موجودہ مُرسل حق کو نہین قبول کرتے اور خدا کے تازہ نشانون سے انکار کرتے ہین وہ گذشتہ اور وفات یافتہ رسولون اور کہاوتون کے نشانون پر کب ایمان رکہتے ہون گے

معلوم نہین انہین کیا ہوگیا اور کیس مٹی سے بنے ہین کیا یہ نشان جو پچیس دن کی پیشگوئی کا تہا انہون نے نہین دیکہا اور خدا کے رسول نے قبل از وقت اس کی خبر نہین دی جس کا اب بہی انکار کرینگے خدا کے غضب کی آگ ان کی بدکرتوتون اور خدا کے مُرسل کا دل دکہانے کے لئے پہلے کئی تباہی بخش اور بربادی کن نشانون کی صورت مین ظاہر ہوئی۔ مگر آج یہ نوبت پہنچی کہ وہ آگ خود آگ کی صورت مین مشتعل ہوئی جس کی خبر خدا کے مُرسل برحق اور پیارے رسول نے پیشتر کئی مرتبہ بیان کی اور دیکہو کتنی مُدت پہلے اس خبر کا صریح طور پر اس شعر مین اظہار کیا۔ ؎

آنکہہ کے پانی سے یار وکچہہ کرو اس کا علاج
آسمان اے غافلو اب آگ برسانیکو ہے

یہ آتشی نشان جو آسمان سے ظاہر ہوا اور جس کا دہوان جو السمار مین کہلے طور پر دکہائی دیا اسکی خبر خدا تعالے نے نہ صرف آج کی وحی کے ذریعہ ہی دی بلکہ قرآنی وحی مین بہی یہ پیش خبری صحیح طور پر بیان فرمائی ہے۔ دیکہو سورۃ دخان آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ جس کے بعد زلزلۃ الساعۃ کی پیشگوئی کا بہی ذکر ہے اور وہ یہ ہے یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون۔ اور اس کی تفصیل سورۃ حج کی پہلی آیتون سے ظاہر ہے جہان فرمایا یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شئی عظیم الی ولکن عذاب اللہ شدید۔ افسوس کہ یہ اقتداری اور تباہی بخش پیشگوئیان جن کے سُننے سے رونگٹے کہڑے ہو جاتے ہین اور بدن پر لرزہ پڑتا ہے ابہی تک لوگ بجائے فائدہ اُٹہانے اور ایمان لانے کے اسی طرح ہنسی اور ٹہٹہہ کرتے ہیں اور باز نہین آتے مگر ایک وقت آتا ہے کہ بجائے ٹہٹہے کے چلائین گے اور بجائے ہنسنے کے بیٹین گے اور روئین گے اور اس وقت ایسا کرنا پہر کوئی فائدہ نہ دے گا۔ جب ایک اچانک ہلاکت کی بجلی کڑکے گی اور موت کی گونج سے دنیا مین ایک عالم سنسان ظاہر ہوگا اور خدا کی قہری تجلّی اور جلال زمین پر اترے گا اور لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی آواز دنیا کے چارون کونون مین گونجے گی اور ایسا ہوگا کہ خدا کا بزرگ رسول فتحمندی کے بلند چبوترہ پر اجلاس فرمائے گا اور ہر طرف اسلام کی فتح کا نقارہ بجے گا اور شیطان قتل کیا جائے گا اور اس کا تمام لشکر تباہ ہو جائے گا اور نور آئے گا اور ظلمت بہاگے گی اور ایسا ہو گا اور ضرور ہو گا کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے، اور اس کے رسول کی زبان سے نکلی ہوئی باتین مین جو ہو کر رہین گی اور آسمان زمین ٹل جائے گی پر رسول کی بات نہ ٹلے گی۔ مین نے خدا کے نشانون کو دیکہا اور اس آتشی نشان کو بہی دیکہا اور رسول کی ہر ایک بات کو سچا پایا اور بطور اظہار شہادت و تصدیق خدا کے نبی اور رسول کی صداقت پر اپنی تحریر پیش کی

ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار۔ ؎

وحی خدا داد خبر با کلیم	زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم
ایکہ شدی منکر وحی خدا	عیب مدہ خندہ مزن برملا
وقت قریب است کہ ظاہر شود	صولت حق صورت محشر بود
زلزلت الارض بزلزالھا	عالیھا سافلھا بدّلا
حصن حصین است مسیح ما	کہف وامان ملجاؤ ماوائ ما
ایکہ پناہ جوئی بیا در شتاب	داخل او شو کہ رہی از عذاب

خاکسار غلام رسول ساکن راجیکے ضلع گجرات نزیل پیرکوٹ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۵ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۹ بار	ایک ماہ ۴ بار	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ״	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ״	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ ״	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ ״	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط وکتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجہے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلو یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے کی تحریک پر نامناسب خیال کرے۔ نکال دے۔ یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

رسید زر

۲۰ - مئی ۱۹۰۷ء

۱۰۵۵ - میر مراد علی صاحب سے ۔/
۲۱۲ جلال الدین صاحب سے ۔/
۲۲۵ - مرزا عبد الکریم صاحب عہ/

۲۲ - مئی ۱۹۰۷ء

۱۶۰ - احسان الہی صاحب سے ۔/
۱۶۲ سید محمد سرور شاہ صاحب سے ۔/
۱۰۴ - محمد عظیم صاحب للعہ/

۲۴ - مئی ۱۹۰۷ء

۱۴۲۶ - محمد یوسف خان صاحب سے ۔/
۱۴۷ - علی محمد صاحب سے ۔/
۹۸۳ - محمد شریف صاحب عہ/
۱۲۱۶ - سید محمد حمید صاحب ۸/
۱۲۳۰ - شیخ محمد صدیق صاحب سے ۔/
- محمد علی صاحب کپار زیٹر سعہ/
۶۶۵ - عمر الدین صاحب عہ/

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

جمال الدین صاحب ہوشیارپور
اسمٰعیل صاحب جنڈہ سیالکوٹ
چراغ الدین صاحب ” ”
شیخ دین محمد صاحب مردان پشاور
حاجی محمد صاحب کڑیانوالہ گجرات
محمد دین جیو دنجل گوجرات
اللہ داد صاحب تلواڑہ رعیہ سیالکوٹ
محمد سیف الدین صاحب منصرم عدالت - کوئٹہ بلوچستان
غلام نبی صاحب موضع سید ابراہیم کھاریاں - گجرات
امید علی خان صاحب طالب علم سکینڈ ایر دیٹرنری کالج لاہور
امیر علی خان صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیارپور
الہیہ ” ” ” ”
نعمت علی خان صاحب ” ”

الہیہ نعمت علی خان صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیارپور
مہر النساء ” ” ” ”
غلام رسول صاحب ” ” ” ”
عبد السلام ” ” ” ”
امیر علی صاحب ” ” ” ”
بہاج ” ” ” ”
حرمت بی بی ” ” ”
عطر بی بی ” ” ” ”
ستارہ بیگم ” ” ” ”
امام الدین ” ” ” ”
الہیہ ” ” ” ”
برکت بی بی ” ” ” ”
جنت بی بی ” ” ” ”
بنون ” ” ” ”
دختر نعمت علی ” ” ” ”
اہل بیت ملک عادل شاہ ترنگ زئی
چارسدہ - پشاور
الہیہ مولا بخش صاحب مدرس نبوڑ
ریاست پٹیالہ
عبد الغفار صاحب پسر مولا بخش صاحب
مدرس بنوڑ - ریاست پٹیالہ
الہیہ و دختر و فرزند محبوب عالم
صاحب منڈی کالیکی حافظ آباد
رحمت اللہ صاحب بھینی شرقپور لاہور
کرم بی بی ” ” ” ”
حفصہ ” ” ” ”
محمد ” ” ” ”
احمد ” ” ” ”
فرید ” ” ” ”
بہولی ” ” ” ”
عبد اللہ ” ” ” ”
اللہ دتا ” ” ” ”
عائشہ ” ” ” ”
ہاجرہ ” ” ” ”
غلام محمد ولد جہانا موضع ٹھٹھہ
ناطرباں رقبہ جواہر پور شرقپور لاہور
امام الدین ” ” ”

کرم بی بی زوجہ امام الدین صاحب
موضع ٹھٹھہ ناطرباں رقبہ جواہر پور
شرقپور - لاہور
فضل دین ” ” ” ”
علی محمد ” ” ” ”
غلام محمد ” ” ” ”
سردارا ” ” ” ”
بختاور ” ” ” ”
شادی ” ” ” ”
سوہنا ” ” ” ”
نظام الدین ” ” ” ”
حسین - داتہ زید کا سیالکوٹ
جلال ” ” ”
رحیم بخش صاحب گودڑ رعیہ سیالکوٹ
کریم بخش ” ” ” ”
غلام رسول ” ” ” ”
غلام محمد - مہدی پور - رعیہ سیالکوٹ
منشی امیر محلہ حوالاں جموں
حاجی احمد - بہالیا گجرات
الہیہ علم الدین صاحب
چک اسکندر - ضلع گوجرات
بیگم الہیہ عبد اللہ ” ”
شرفو الہیہ احمد ” ”
علی محمد صاحب بھمبر ضلع میرپور
اللہ دتا علی پور کبیر والہ ملتان
والدہ ” ” ”
اسی ” ” ”
علم الدین نگہ - جالندھر
برکت بی بی الہیہ نواب علی پور
کبیر والہ - ملتان
حیات بی بی الہیہ میراں بخش
صاحب علی پور کبیر والہ ملتان
مسمات مہراں بی بی لاہور چھاؤنی

”قدرت کے دروازے کھلے ہیں“

یہ ایک الہام الٰہی ہے جو آج سے کچھ عرصہ قبل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جانب سے شائع ہو چکا ہے لیکن اب ہم روزمرہ ایک سے ایک نرالا اور زبردست ثبوت اس کی تصدیق میں اپنی آنکھوں دیکھتے ہیں۔ خدا جانے ابھی اور کیا کیا کچھ ظہور میں آنیوالا ہے میں سردست اپنی ناقص فہم کے مطابق بہت ابتدائی اور ادنےٰ درجہ میں اس کی تاویل کرتا ہوں۔

ابھی خاصی اچھی دہوپ چمک رہی ہے کہ آناً فاناً میں ابر محیط آسمان ہو جاتا اور لگاتار بوندا باندی اولوں - گرج اور کڑک نے حالت زمین و آسمان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ کیا یہ قدرت کے حیرت انگیز کرشمے نہیں؟ ابھی موسم بالکل برسات کا سا ہے کہ تہوڑی ہی دیر میں مطلع دگرگون ہو جاتا ہے کیا یہ قدرت کے دروازے کھلے ہونیکا ثبوت نہیں؟ رات کو جس وقت سونے لگتے ہیں تو گھنگھور گھٹائیں اور اندھیرا گھپ ایسا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا مگر جب بیچ میں آنکھ کھلتی تو تارے ہی تارے تمام آسمان پہ چمکتے نظر آتے ہیں کیا یہ قدرت کی زبردست کارروائی نہیں؟ اب سے چند ہی روز پہلے خاصی گرمی کی بہار آچکی تہی گرما جاڑے اور برسات کا سماں پیش نظر رہتا ہے کیا یہ اس الہام الٰہی کی کھلی کھلی تصدیق نہیں؟ ابھی کل کی بات ہے کہ برگزیدۂ حق کے بعض مخالفین تکفیر اور تکذیب کا وہ دم خم رکھتے تھے کہ شاید تا قیامت ان کی شیخی کرکری نہ ہوگی لیکن آج وہ اسی مامور کی صداقت پر چند مزید مہریں کرنے کو خاک میں مل چکے ہیں اور باقیوں میں سے اکثر کے لئے جو اخیر تک اپنی شوخی و شرارت سے باز آنیوالے نہیں قدرت الٰہی وہ وہ کاری حملے کرنے پر کمر باندھ رہی ہے جن کا توڑ کوئی بہادر سے بہادر اور چالاک سے چالاک دشمن حق نہیں کر سکتا۔ خداوند قدیر فرماتا ہے ”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زورآور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا“ درجنوں افسر المکذبین ان حملوں میں زبردست خدائی ہاتھ سے ڈہیر ہو چکے ہیں لیکن حسرت ہے اُن کے حال پر جو کہ اب بھی سبق عبرت حاصل نہیں کرتے کیا آسمانی ہنگ اور ایک ہی فرق (مخالفین) کا ستھراؤ اس امر کا روشن نشان نہیں کہ یہ سب کارروائی قدرت قدیر کی ہو جو حق کی تائید اور باطل کو ملیامیٹ کرنے کے لئے ظہور میں آرہی ہو۔ مگر افسوس کہ دشمنان حق آنکھیں رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور کان رکھتے ہوئے نہیں سنتے۔

نیچریوں کی لچر باتیں

علیگڈھ پارٹی یا نئی روشنی کے تعلیم یافتہ نام نہاد مسلمانوں میں بعض تو ایسے ہیں کہ عملاً نیز اعتقاداً - مذہبی ابحاث و معاملات کو سرے سے ہی دور از کار فضولیات جانتے ہیں جو اس زمانہ میں ان کے نزدیک سراسر قوم کی تضییع اوقات کا باعث اور مانع ترقی ہیں یہ تو میرے نزدیک صرف پیدائشی مسلمان ہیں ایسے افراد ملک جو عرفاً دفاقواً مسلم سوسائٹی کے ممبر گنے جاتے ہیں اور بس وگرنہ ان میں اور دہریوں میں کچھ یونہی سا فرق ہو تو ہو اور اسی لئے وہ ہمارے مخاطب صحیح بھی نہیں ہو سکتے ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس بات پر قادر ہے کہ ان میں سے اکثر کو ایکدم رجوع بحق کی توفیق بخشدے لیکن ایک اُن سے بھی خوفناک اور اصلاح طلب گروہ ایسے حضرات کا ہے جو گویا اپنے زعم باطل اور جہل مرکب کے باعث صداقت و محاسن اسلام کے بہت سے قیمتی جواہرات کو کنکر پتھر سمجھ کر مسترد کرتے ہیں اور محض اپنے ہی ادہورے علم اور ظنون فاسدہ کو اہم ترین مسائل مذہبی کی جانچ کے لئے محک ٹھیراتے ہیں ان کی رائے میں (نعوذ باللہ) حدیث کوئی چیز نہیں اور کسی مامور و امام موعود کا انتظار جاہلانہ ڈھکوسلا اور فعل عبث ہے کیونکہ امام قرآن کافی ہے اور اس کے مطالب و معانی جو کچھ انہوں نے سمجھے ہیں بالکل درست - تسلی بخش اور عین منشاء الٰہی کے مطابق ہیں لیکن ان خود فراموش اور فریب خوردہ نفس بدنام کنندگان اسلام سے اس وقت کوئی جواب شافی نہیں بن پڑتا جبکہ ہم اُن سے یہ پوچھتے ہیں کہ پھر اُس امام قرآن کے ہوتے تمہاری بد نصیب قوم کی یہ حالت کیوں ایسی سقیم و زار ہو رہی ہے کہ تمہارے اچھے اچھے جنید ریفارمر کے ہی اس کی نوحہ خوانی کرتے کرتے گلے بیٹھ گئے ہیں تب بھی وہ کسی عنوان سدہرنے میں نہیں آتی کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ تمہارے خانہ ساز مصلح - اصلاح امت میں وہ کام کرنے سے قاصر ہیں جو ایک مامور من اللہ کر سکتا ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ ذخیرہ احادیث واقعی ایک طومار بیکار ہی تو کیا جن بزرگان دین نے اپنی عمر میں ہی سخت سخت تکالیف کو بطیب خاطر برداشت کرتے ہوئے جمع و ترتیب احادیث میں صرف کردیں (رحمہم اللہ) وہ یونہی اپنی قیمتی زندگی اور اعلیٰ سے اعلیٰ قوائے دماغی کو رائیگان کھوتے رہے پھر یہ کہ اگر درحقیقت تم نے مطالب کتاب اللہ کو صحیح طور پر سمجھ لیا ہے تو آخر اس پر تمہارا کیوں عمل نہیں ہوتا چند رسمی عادات کے اور تم میں سے خدا ترسی اور تقویٰ کا مادہ کیوں سلب ہوتا جاتا ہے جو اولین شرط ایمان ہے اور کیوں تم محض دنیا کی ہی سفلی خواہشات کے غلام بنے ہوئے ہو؟ کیوں تمہارے تمام تر خیالات ارادے اور ہمتیں شب و روز اسی عالم کی چمکیلی مگر فانی ترقیات و فوائد کی اُدھیڑ بن میں وقف ہیں کیا قرون اولیٰ کے مسلمان - بھلا ایسے ہی دنیا پرست تھے۔ حاشا و کلا۔

خاکسار احمد حسین فرید آبادی - امرتسر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائین

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ہو گیا ہے

اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت صہ اور مجلد للعہ اور درثمین

مجلد ۸ غیر مجلد ۶ سے ملیگی۔

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاوے گی

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ۔ دہرپال کی ترک اسلام کا جواب جس مین بہت سے اسلامی مسئلوں پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہین چشمہ مسیحی ۔لغات القرآن ہر دو حصہ یکہزار صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر اس ملک مین شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگون مین تقسیم کرین تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست مین وہ کتاب بہی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین۔ اس کے نکات ایک روپیہ مین بہی گران نہین قیمت ار

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید مین۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتہم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۰ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۴ر

الوصیتہ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی مین۔ قیمت ۱ر

القول الصحیح | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید مین۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ار

آنہ ڈکشنری۔ طلباء سکول کے لئے۔ قیمت ار

کامن الہ داد والے۔ قیمت ۰ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامتہ مولٰنا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق مین دعائے خیر فرماوین۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کر پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماوین۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ر این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست رشید۔ معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین۔ شرعی ضرورت کے سبب سے دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی خوشی کی شفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے بہلو دعا کی جاویگی اور پہر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ (ایڈیٹر)

۴ - ہمارے ایک دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بہی زبانی عاجز کو فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوئیکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے۔ اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بہی جانتا اور کرتا ہے کوئی صاحب ضرور کوشش کر کے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادین۔ عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بہی اچھی ہے۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین خط وکتابت مجھ سے ہو۔

اکمل آف گولیکی انڈیا قادیان ضلع گورداسپور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکہین۔ منیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔